مولانا محمد فاروق صاحب ندوی

موجودہ حالات میں مسلمانوں کو کس طرح کی قیادت درکار ہے؟

مسلمانانِ عالم ایک عجیب کشمکش کے دور سے گذر رہے ہیں۔ اسلامی ممالک کے الگ حالات ہیں اور غیر اسلامی ممالک کے الگ حالات ہیں۔ بعض مسائل کے لحاظ سے تمام جگہ یکسانیت پائی جاتی ہے۔ اور کثیر مسائل ایسے ہیں جو اپنے اپنے علاقے اور ماحول کے اعتبار سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ لہذا ان سب مسائل کے حل کی تلاش میں مسلمان سرگردان نظر آتے ہیں۔ اور قائدوں اور رہنماؤں کی کھوج میں لگے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ کوئی ایک ہی نہج کا قائد یا رہنما ہر جگہ کے لئے راس نہیں آسکتا۔ مسائل اور حالات کے اعتبار سے مختلف ملکوں اور خطوں کے لئے الگ الگ انداز کے قائد اور رہنما درکار ہیں لیکن ان سب قائدین کے اندر خواہ وہ دنیا کے کسی خطے کے مسلمانوں کے لئے کیوں نہ ہو ایک مشترکہ ایمانی روح اور دینی اسلامی عملی اسپرٹ اور اخلاص کا پایا جانا ضروری ہے۔ اگر کوئی قائد یا رہنما دینی ایمانی بنیادوں کو نظر انداز کر کے اسلامی عملی زندگی اخلاص وہمدردی سے بے نیاز ہو کر رہنمائی کرنا چاہے تو اس کی رہنمائی اور قیادت مسلمانوں کی غالب اکثریت کے لئے قابل قبول اور پسندیدہ نہیں ہوگی۔ لہذا قائد کے لئے اسلامی فکری ذہنی بنیاد اور دینی وعملی قالب یا سانچہ میں ڈھل کر اپنے کو نمایاں اور مسلمانوں کا اعتماد حاصل کرنا ضروری ہوگا۔ اس سے ہٹ کر اس کی قیادت خواہ وہ کتنی ہی صلاحیتیں دوسرے اعتبار سے رکھتا ہو نا قابل قبول ہوگی اور غیر تسلی بخش ہوگی۔ مسائل مسلمانوں کے مختلف خطوں میں الگ الگ نوعیت کے ہیں۔ مثلاً کہیں مسلمان تعلیمی وتربیتی اعتبار سے پسماندہ ہیں تو وہاں ایسی قیادت مطلوب ہے جو انہیں بیک وقت دینی ودنیاوی دونوں تعلیمی میدان میں آگے بڑھا سکے۔ اور ان کی ہمت افزائی اور رہنمائی کرسکے۔ اور اگر کوئی خطہ اقتصادی لحاظ سے پسماندہ ہے تو وہاں ایسی قیادت درکار ہے جو دینی رنگ میں رنگی ہوئی ہو اور اقتصادی مسائل کا حل اسلامی نقطۂ نظر سے اور عصری تقاضوں کے مطابق اچھے انداز سے پیش کرسکتی ہو۔ اور اگر کوئی علاقہ ایسا ہے جہاں مسلمانوں کے ساتھ ظلم وزیادتی ہو رہی ہو اور ایمان کے ساتھ ان کے

لئے جینا دوبھر کیا جا رہا ہو اور وہ صحیح قیادت کے بغیر موت و ذلت کا شکار رہوں۔ تو وہاں ایسی جرأت
مندانہ قیادت کی ضرورت ہے۔ جو اسلامی بہادری و شجاعت کے کارناموں کو دوبارہ زندہ کر سکے
اور پژمردہ و مایوس مظلوم مسلمانوں میں روح جہاد پھونک سکے۔ اور انہیں فتح و کامرانی سے ہمکنار
کر سکے۔ اور اگر کوئی خطہ ایسا ہے کہ جہاں مسلمانوں پر غیروں کے غلط افکار و خیالات ٹھونسے جا رہے
ہوں اور اسلام کی مختلف نظریات سے بیخ کنی کی جا رہی ہو اور مختلف مذاہب والے اپنے باطل افکار کے ساتھ
اس پر دھاوا بول رہے ہوں۔ تو وہاں ایسی قیادت درکار ہے جو مسلمانوں کی جانب سے مضبوط دفاع ہی نہیں بلکہ اسلام
دشمن افکار و خیالات پر آگے بڑھ کر حملے کر سکے۔ اور کہے قل جاء الحق

وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقاً

کہو کہ حق آگیا اور باطل دبے پاؤں چلا گیا اور باطل آیا ہی اسی لئے تھا کہ وہ چلا جائے۔

اور اگر کوئی خطہ اخلاقی و تربیتی لحاظ سے نہایت گیا گذرا ہو اور مسلمانوں میں مختلف ظاہری و باطنی اخلاقی امراض
پیدا ہو گئے ہوں اور ان کے دلوں میں دنیا کی محبت گھس گئی ہو خود فراموشی اور آخرت فراموشی طاری ہو باہم نفرتیں
اور عداوتیں ہوں۔ بھائی بھائی کا دشمن ہو بڑوں کا احترام اور چھوٹوں پر شفقت مفقود ہو اسلامی اعمال و
ارکان سے غفلت برتی جا رہی ہو اور دین کا مذاق اڑایا جا رہا ہو۔ ایسے ماحول میں ایسی حکیمانہ اور عالمانہ و مخلصانہ
قیادت مطلوب ہے جو مسلمانوں کے ان امراض ظاہری و باطنی کا علاج قرآن و حدیث کی روشنی میں اور عصری
تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے جدید اسلوب میں پیش کر سکے۔ اور مسلمانوں کو قعر مذلت سے نکال کر ترقی کے بام عروج
تک پہنچا سکے۔ اور انہیں دین و دنیا کی کامیابیوں سے ہمکنار کر سکے۔ اور اگر کوئی ملک یا خطہ ایسا ہے جہاں کی
غالب اکثریت جدید تعلیم یافتہ ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ دینی رہنمائی چاہتی ہے۔ اور اسلام کا غلبہ سائنسی
علوم اور جدید ٹیکنالوجی کے اعتبار سے دیکھنا چاہتی ہے۔ تو وہاں ایسی قیادت درکار ہے جو اسلام کی صلاحیتوں
پر بھرپور ایمان رکھتی ہو۔ اور سائنسی علوم اور جدید ٹیکنالوجی کو قرآن و حدیث کے ماتحت بنا کر

الحکمة ضالة المؤمن حیث وجدها فهو احق بها

اور جدید تعلیم یافتہ طبقہ کو علمی و فکری دلائل اور ایمانی و عملی نمونوں سے اچھی طرح مطمئن کر سکتی ہو بانگ دہل
بغیر کسی ادنیٰ مرعوبیت کے اس کا اعلان کر سکتی ہو۔

"الی الاسلام من جدید"

اور اسلام کی طرف نئے سرے سے لوٹو

ایسی قیادت یورپ و امریکہ مشرق و مغرب، روس اور چین جاپان و جرمنی اور دیگر اسلامی اور غیر اسلامی

جہاں کہ عصری علوم کے دلدادہ اور فریب خوردہ موجود ہوں وہاں سب سے زیادہ پسندیدہ اور قابل قبول تصور کی جائے گی۔

جہاں تک پاک و ہند کے مسائل کا تعلق ہے وہاں ایک ایسی متحدہ طاقت ور قیادت مطلوب ہے جو ان کے پیچیدہ مسائل جو ہر خطے کے اعتبار سے الگ الگ ہیں حل کر سکے۔ خصوصاً بھارت میں انہیں اکثریت کے نرغے سے نکال کر فسادات کی خطرناک تلوار ان کے سروں سے ہٹا کر ان کے دین و ایمان کے لئے اور ان کے جسم و جان کے لئے اور مال و عزت و آبرو کے لئے جو خطرات درپیش ہیں اور جس قسم کے حالات سے وہ دوچار کر دئے گئے ہیں انہیں نجات دلا سکے ایسی مخلصانہ قیادت جو قربانیاں دے سکے حکیمانہ اسلوب سے اور مدبرانہ انداز سے جہاں سے ریشم بننا ہو وہاں ریشم اور جہاں فولاد کا مظاہرہ کرنا ہے وہاں فولاد بن کر ڈاکٹر اقبال کے بقول اسی طرح تصویر بنانے کا عزم ہو ؎

یقیں محکم عمل پیہم محبت فاتح عالم
جہادِ زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

بزدلانہ اور جاہ و منصب کی بھوکی قیادت، مفاد پرست اور مصلحت پرست قیادت کی یہاں بالخصوص پاکستان میں مسلمانوں کو ضرورت نہیں ہے۔ ایسے بہت سے چھوٹے رہبر اسٹیج پر نمایاں ہوئے۔ اور جوشیلی تقریروں کے غبار سے ہواؤں میں اڑا کر رخصت ہو گئے۔ ان کی تقریروں سے کوئی دنیا کا فائدہ ہوا نہ دین کا بلکہ ان سے مسلمانوں کی رسوائی ہوئی۔ اور مسلمانوں کے مسائل پیچیدہ سے پیچیدہ تر ہوتے گئے۔ اور غیروں نے ہمارا مذاق اڑایا اور ہم اس حدیث پاک کے مصداق ہو گئے۔

ترجمہ حدیث۔ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"قریب ہے کہ تمہارے اوپر دوسری اقوام ہر طرف سے ایسا ٹوٹ پڑیں جیسے کہ پلیٹ کے ارد گرد کھانے والے جمع ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے آپ سے عرض کیا کہ کیا اس وقت ایسا ہماری تعداد میں کمی کے باعث ہو گا۔ آپؐ نے فرمایا نہیں۔ اس دن تم کثیر تعداد میں ہو گے لیکن ایسے بے وقعت ہو گے جیسے سیلاب کا خس و خاشاک۔ تمہارے دشمن کے دل سے تمہارا رعب نکل جائے گا۔ اور تمہارے دلوں میں کمزوری پیدا ہو جائے گی۔ ہم نے سوال کیا کہ کمزوری کیسے آ جائے گی۔ آپؐ نے فرمایا زندگی کی محبت اور موت کے خوف سے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اچھی قیادت انتخاب کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور مسلمانوں کے مسائل صحیح نہج اور صحیح انداز سے حل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔